اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنت شاہ **مولانا احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ

مع تخریج و تسہیل

معروف بہ

مسمّٰی بنام تاریخی **الملفوظ** ۱۳۳۸ھ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

# ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت

مکمل 4 حصے


مؤلف: شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدارِ اہلسنت مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا

**محمد مصطفیٰ رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن

اعلیٰ حضرت مُجَدِّدِ دین وملّت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

# اَلْمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

# ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلف:

شہزادۂ اعلیحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ھند

حضرتِ علّامہ مولانا محمد مُصطَفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلِس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط


نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ

سنِ طباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)



E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268




## تَوَکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتمادُ عَلَی الْاَسباب کا ترک ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۴ ص۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

اور یہ مسئلہ پوچھا کہ آیا شرعی امامتِ کبریٰ کے لئے **قرشی** ہونا شرعاً ضروری ہے کہ بے اس کے شرعی امامتِ کبریٰ نہ پائی جائے گی اگرچہ عرفی ہو یا یہ کوئی استحسانی شرط ہے؟ (یعنی وہ شرط جس کا پورا کرنا ضروری نہ ہو)

**ارشاد :** یہ مذہبی مسئلہ ہے۔ اس میں ہمارا اور روافض (بدمذہبوں کا ایک گروہ) وخوارج [1] کا خلاف (یعنی اختلاف) ہے۔ خوارج کچھ **تخصیص** نہیں کرتے اور روافض نے اس قدر تنگی کی کہ صرف ہاشمیوں سے **خاص** کردی اور یہ بھی مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیْم کی خاطر ورنہ بنی فاطمہ کی **تخصیص** کرتے۔ **اہلِ سُنّت صراطِ مستقیم** (یعنی سیدھے راستے) وطریقِ وسط (یعنی درمیانی راہ) پر ہیں۔ ہمارے تمام کتبِ عقائد میں تصریح ہے کہ اہلِ سُنّت کے نزدیک امامتِ کُبریٰ کے لئے ذُکورت (یعنی مرد ہونا) وحریت (یعنی آزادی) وقرشیت لازِم ہے اور تصریح فرماتے ہیں کہ اس کا اِشتِراط قطعی یقینی اِجماعی ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار ،کتاب الصلاۃ ، باب الامامۃ ، ج۲، ص۳۳۳)

## خلافتِ راشدہ کسے کہتے ہیں؟

**عرض :** خلافتِ راشدہ کسے کہتے ہیں اور اس کے مِصداق کون کون ہوئے، اور اب کون کون ہوں گے؟

**ارشاد :** خلافتِ راشدہ وہ خلافت کہ **منہاجِ نبوت** (یعنی نبوی طریقے) پر ہو جیسے حضرات **خلفائے اربعہ** (یعنی چار خلفائے کرام حضرت سیِّدُنا صدیقِ اکبر، حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم، حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالٰی عنہم) وامام حسن مجتبیٰ وامیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہم نے کی اور اب میرے خیال میں ایسی خلافتِ راشدہ **امام مہدی** رضی اللہ تعالٰی عنہ ہی قائم کریں گے۔ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللہِ (یعنی: اور غیب کا علم **اللہ** تعالٰی کو ہے۔ ت)

## قیامت کب آئے گی؟

**عرض :** قیامت کب ہوگی اور ظہورِ امام مہدی کب؟

**ارشاد :** قیامت کب ہوگی اسے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) جانتا ہے اور اس کے بتائے سے اس کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ قیامت ہی کا ذکر کرکے ارشاد فرماتا ہے:

[1]: وہ گمراہ فرقہ جو جنگِ صفّین کے موقع پر حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کا اس وجہ سے مخالف ہو گیا تھا کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے جنگ بندی کے لیے ثالثی قبول کرلی تھی۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

اللہ (عزوجل) غیب کا جاننے والا ہے، وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

(پ ۲۹، الجن: ۲۶،۲۷)

امام قسطلانی وغیرہ نے تصریح فرمائی کہ اس غیب سے مراد قیامت ہے، جس کا اوپر متصل آیت میں ذکر ہے۔

(ارشاد الساری شرح صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالی علم الغیب ...... الخ، ج ۱۵، ص ۳۹۲)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پہلے بعض علمائے کرام نے بملاحظہ احادیث حساب لگایا کہ یہ اُمت سن ہزار ہجری سے آگے نہ بڑھے گی۔ امام سیوطی (علیہ رحمۃ اللہ القوی) نے اس کے انکار میں رسالہ لکھا "اَلْکَشْفُ عَنْ تَجَاوُزِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْاَلْفَ" اس میں ثابت کیا کہ یہ اُمت ۱۰۰۰ھ سے ضرور آگے بڑھے گی۔ امام جلال الدین (سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی) کی وفات شریف ۹۱۱ھ میں ہے، اور اپنے حساب سے یہ خیال فرمایا کہ ۱۳۰۰ھ میں خاتمہ ہوگا۔ بِحَمْدِ اللّٰہ تعالیٰ اِسے بھی چھبیس برس گذر گئے اور ہنوز (یعنی ابھی تک) قیامت تو قیامت، اَشراطِ کبریٰ (یعنی بڑی نشانیوں) میں سے کچھ نہ آیا۔ اِمام مہدی کے بارے میں اَحادیث بکثرت اور متواتر ہیں مگر ان میں کسی وقت کا تعین نہیں اور بعض علوم کے ذریعہ سے مجھے ایسا خیال گذرتا ہے کہ شاید ۱۸۳۷ھ میں کوئی سلطنت اسلامی باقی نہ رہے اور ۱۹۰۰ھ میں حضرت امام مہدی ظہور فرمائیں۔

**مؤلف**: جب میں مکہ معظمہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ قاضی رحمت اللہ وہابی کو حاضرِ خدمت پایا اور یہ وہ وقت تھا کہ مولانا اس کو سندِ حدیث دے چکے تھے۔ مجھے یہ نہایت ہی گراں گزرا۔ میں نے مولانا عبدالحق صاحب سے عرض کیا کہ میں بھی آپ کی غلامی میں حاضر ہوا ہوں، اور یہ بھی آپ سے سند حاصل کر چکے ہیں تو یہاں وہ اختلاف جو ہم میں ان میں دربارہ مسئلۂ غیبِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے علمِ غیب کے بارے میں) ہے بآسانی طے ہوسکتا ہے، اس پر مولانا نے تین دن میں ایک رسالہ "بِفَرَائِدِ السَّنِيَّةِ فِی الْفَوَائِدِ الْبَهِيَّةِ" تحریر فرما کر قاضی رحمت اللہ کو دیا۔ اس رسالہ میں مولانا نے آثارِ قیامت کے متعلق بہت سی اَحادیث جمع فرمائیں لیکن ان میں بھی تعینِ وقت نہیں۔

**ارشاد**: حدیث میں ہے: "دنیا کی عمر سات دن ہے، میں اس کے پچھلے دن میں مبعوث ہوا۔"

دُوسری حدیث میں ہے: "میں امید کرتا ہوں کہ میری اُمت کو خدائے تعالیٰ نصف دن اور عنایت فرمائے۔"

(سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب قیام الساعۃ، الحدیث ۴۳۵۰، ج ۴، ص ۱۶۷)

ان حدیثوں سے اُمت کی عمر پندرہ سو برس ثابت ہوئی:

اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ○ (پ ۱۷، الحج: ۴۷)

تیرے رب (عزّوجلّ) کے یہاں ایک دن تمہاری گنتی کے ہزار برس کے برابر ہے۔

اِن حدیثوں سے جو مستفاد (یعنی نتیجہ حاصل) ہوا وہ اس توقیت کے منافی (یعنی مخالف) نہیں جو اس علم سے میرے خیال میں آئی ہے کیوں کہ یہاں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اپنے ربّ عزّ جلالہٗ سے استدعا (یعنی دعا) ہے۔ آئندہ انعامِ الٰہی (عزّوجلّ) وہ جس قدر زیادہ عمر عطا فرمائے جیسے جنگِ بدر میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کو تین ہزار فرشتے مدد کے لئے آنے کی اُمید دلائی۔

اَلَنْ یَّكْفِیَكُمْ اَنْ یُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُنْزَلِیْنَ ○ (پ ۴، اٰل عمرٰن: ۱۲۴)

کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب (عزّوجلّ) تین ہزار فرشتے اتار کر تمہاری مدد فرمائے۔

اس پر حق سُبحانَہٗ تعالیٰ نے فرشتوں کا اضافہ فرمایا کہ

بَلٰۤىۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ یَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُسَوِّمِیْنَ ○

(پ ۴، اٰل عمرٰن: ۱۲۵)

کیوں نہیں اگر تم صبر کرو اور تقویت پر رہو اور کافر اسی دم تم پر آ پڑیں تو تمہارا رب (عزّوجلّ) پانچ ہزار نشان والے فرشتوں سے تمہاری مدد فرمائے گا۔

**عرض**: حضور نے جفر سے معلوم فرمایا؟

**ارشاد**: ہاں! ﴿اور پھر کسی قدر زبان دبا کر فرمایا﴾ آم کھائیے پیڑ نہ گنئے، ﴿پھر خود ہی ارشاد فرمایا﴾ کہ میں نے یہ دونوں وقت (۱۸۳۷ھ میں سلطنت اسلامی کا ختم ہونا اور ۱۹۰۰ھ میں امام مہدی کا ظہور فرمانا) سَیِّدُ الْمُکَاشِفِیْن (یعنی اصحابِ کشف کے سردار) حضرت شیخ محی الدین ابنِ عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام سے اخذ کئے ہیں، اللہ اکبر! کیسا زبردست واضح کشف تھا کہ سلطنتِ ترکی کا بانیِ اول عثمان پاشا حضرت کے مدتوں بعد پیدا ہوا مگر حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنے زمانے پہلے عثمان پاشا سے لے کر